سوال

(12) محفل میلادو فاتحہ خوانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے دین و مقتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ سے متعلق ارشاد فرمائیں کہ :

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور مولود خوانی اس انداز سے کرنا کہ مجلس زیب و زینت و شیرینی و بے شمار روشنیوں سے جگمگا رہی ہو اور خوش الحان لوگ اس طرح اشعار پڑھ رہے ہوں گویا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و مخاطب ہیں۔ جائز ہے یا نہیں؟ اور آپ کی ولادت کے ذکر کے وقت قیام کرنا اور مقتیان کا ایسی مجلس میں حاضر ہونا کیسا عمل ہے؟

نیز عیدین و شب براءت و پنجشنبہ وغیرہ کے روز آب و طعام سامنے رکھ کر اس پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ وغیرہ پڑھنا اور اس کا ثواب اموات کو پہنچانا جائز ہے یا نہیں؟

اور میت کے سوئم پر لوگوں کو جمع کر کے قرآن خوانی اور بھنے ہوئے چنے کے دانوں پر کلمہ طیبہ اور پانچ آیات پڑھنا حدیث نبوی کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

محفل میلادو غیرہ کا انعقاد بدعت ہے :

محل میلاد کا انعقاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ذکر کے وقت قیام، قرونِ ثلاثہ سے ثابت نہیں ہے، سو یہ بدعت ہے اور علی ھذا القیاس بروز عیدین و شب براءت اور عیدین و پنجشنبہ وغیرہ میں ہاتھ اٹھا کر رسم فاتحہ کہنے کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ نیابۃ عن المیت، سوال میں مندرجہ امور کی تخصیص کے بغیر اللہ مساکین و فقراء کو دے کر ثواب پہنچانا اور دعاء و استغفار کرنے میں امیدِ منفعت ہے، اور یہی حال سوئم، دہم اور چہلم وغیرہ کا ہے اور پانچ آیات چنے کے دانوں اور شیرینی کا حدیث اور کتب دینیہ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ خلاصۃ یہ بدعات، مخترعات شرع میں ناپسندیدہ ہیں۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔

اسمائے گرامی و مؤیدین علماء کرام :

زشرف سید کونین شد شریف حسین 1293ھ

الہی بخش محمد محمود1292ھ

مدرس اول دیوبند محمد یعقوب1290ھ

محمد عبد الحمید دہلوی1293ھ

زاحمد سید ابوالمحامد محمد

اصاب المجیب۔ احمد حسن 1292ھ

الجواب صحیح۔ کتبہ محمد احسن صدیقی

الجواب صحیح۔ ھذہ المسئلۃ صحیحۃ ومنکرہ قبیح۔ محمد مراد علی عفی عنہ

محمد احسن صدیقی

محمد محمود دیوبندی عفی عنہ

جوابات سب صحیح ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار ([1]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: یہ بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ ہے۔ ہذہ المسئلہ جوابہا صحیح حسن علی عفی عنہ

این مسائل حق اند نزد/فقیر محمد موسی

الجواب صحیح۔ محمد ابوالحسن عفی عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ جہاں موجود پڑھا جاتا ہے وہاں تشریف لاتے ہیں، شرک ہے ہر ([2]) جگہ موجود اللہ تعالیٰ ہے، اللہ سبحانہ نے اپنی صفت کسی دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی۔ واللہ اعلم۔ عبد الجبار عمر پوری عفی عنہ۔ مدرس مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ۔

ایسی مجلس ناجائز ہے اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے اور جناب فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطابات اگر حاضر وناظر سمجھ کر کرے تو کفر ہے۔ سوایسی محفل میں جانا اور شریک ہونا ناجائز ہے۔ اور فاتحہ اور سوئم بھی خلاف سنت ہے کہ یہ سب ہنود کی رسوم ہیں۔ البتہ اموات کو بلاقید ثواب پہچانا جائز ہے اس میں مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح بعون الملک الوھاب۔ فقیر محمد حسین دہلوی

البتہ یہ امور شرع سے ثابت نہیں ہیں۔ احمد حسن عفی عنہ مدرس ثانی سہارنپوری

حمد وصلاۃ کے بعد جان لینا چاہیے کہ التزام مجلس میلاد بلاقیام وروشنی وتقسیم شیرینی وقیودات لایعنی کا التزام ضلالت سے خالی نہیں ہے۔ وعلی ھذا القیاس سوئم وطعام پر فاتحہ پڑھنا قرونِ ثلاثہ میں نہیں پایا گیا، چنانچہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

قال الطیبی: فیہ من اصر علی امر مندوب وجعل عزما ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب عنہ الشیطان من الاضلال کیف من اصر علی بدعتہ او منکرہذا محل فذکرالذین یصرون علی الاجتماع فی الیوم

الثالث للميت ويرونه ارجع من الحضور للجماعة ونحوه

"طیبی کہتے ہیں: اس میں یہ بات عیاں ہے کہ جو کوئی جائز امر پر اصرار کرے اور اس پر پختہ ہو جائے اور رخصت پر عمل نہ کرے تو اس کو شیطان نے کس قدر گمراہ کر دیا ہے، تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو گا جو اس جیسی بدعت یا منکر پر مصر ہوا۔ تو وہ زیادہ حیلہ باز ہے۔ پھر ان لوگوں کا تو ذکر ہی کیا جو کہ میت کے سوئم کے اجتماع پر اصرار کرتے ہیں اور اسے نماز باجماعت وغیرہ میں حاضر ہونے سے بھی زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔"

سوایسے مقامات پر اتقیا تو درکنار عام مومنوں کی شمولیت بھی جائز نہیں ہے اور ان امور کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ محمد امیر باز خان

اس کا ثبوت احادیث سے واضح ہے۔ عزیز حسن عفی عنہ

امور مذکورہ میں شامل ہونا ناجائز ہے، کیونکہ یہ امور منکرات سے ہیں۔

---

[1] (مسلم حدیث 2/592، مصابیح السنہ 1/150، نسائی لسیوطی رحمۃ اللہ علیہ 3/188)

[2] یعنی اس کی قدرت و تصرف، وگرنہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات تو عرش پر مستوی ہے۔ (موضح القرآن) (خلیق)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 177

محدث فتویٰ